جلد ۲۳ | ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۷۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ستمبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق تا حال کوئی ایسی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ کہ حضور کتنے دنوں تک تشریف لائیں گے۔

مسجد شہید گنج کے انہدام کے متعلق یوم احتجاج منانے کے سلسلہ میں مقامی نیشنل لیگ نے اس وقت تک جو پروگرام تجویز کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل ۲½ بجے بعد دوپہر مسجد نور سے ایک جلوس سیاہ جھنڈیوں سے روانہ ہوگا۔ جو تمام شہر میں چکر لگائے گا اور پھر بعد نماز مغرب احمدیہ کمیونڈ میں احتجاجی جلسہ منعقد کیا جائیگا۔ جس میں کئی اصحاب تقاریر کریں گے۔

احرار نے ہر جگہ ذلیل و رسوا ہونے کے بعد پچھلے دنوں قادیان میں بدزبانی کا مظاہرہ کیا۔ اور کئی لیکچر دیئے۔ ان کے جواب میں گزشتہ چند روز سے رات کے وقت لیکچروں کا سلسلہ جاری ہے جس میں نہایت مدلل طور پر اعتراضات کے جواب دیئے جاتے اور احرار کی حقیقت ظاہر کی جاتی ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مصائب کے وقت اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو

فرمایا "یاد رکھو۔ کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے۔ وہ سخت سے سخت مشکلات۔ اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلی اور اطمینان پاتا ہے وہ اپنے قلب میں تلخی۔ اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا۔ نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تقدیر مبرم ہے۔ تو موت آجائے۔ لیکن اس سے کیا ہوا؟ دنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے ہی نہیں۔ جہاں کوئی ہمیشہ رہ سکے۔ آخر ایک دن اور وقت سب پر آتا ہے۔ کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا۔ پھر اگر اسے موت آگئی۔ تو ہرج کیا ہوا۔ مومن کے لئے تو یہ موت اور بھی راحت رساں اور وصالِ یار کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان۔ اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ کرتا ہے اور جانتا ہے۔ کہ اگلا جہان اس کے لئے ابدی راحت کا ہے۔

پس نری مصیبت خواہ بیماری کی ہو۔ یا کسی اور قسم کی تکلیف یا عذاب کا موجب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ مصیبت دکھ دینے والا عذاب ٹھیرتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور بھروسہ نہ ہو۔ ایسے شخص کو البتہ سخت عذاب ہوتا ہے۔" (الحکم ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کو حلف اُٹھانے کے لئے تیار کرنے کا اقرار

ایک آنریری مبلغ جو تحریکِ جدید کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۹ اور ۱۰ ستمبر کو چک نمبر ۲۸ ضلع سرگودہ میں غیر احمدیوں کے ساتھ ایک مناظرہ ہوا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے ایک اہلحدیث صاحب مناظر تھے۔ مناظرہ وفات مسیح ناصری اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوعات پر تھا۔ صداقتِ مسیح موعود علیہ السلام پر بحث کرتے ہوئے اہلحدیث مناظر نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مباہلہ پر زور دیا۔ اور احمدی مناظر نے ۲۱۰۰ روپے کا چیلنج جو سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآبادی نے شائع کیا ہوا ہے۔ پیش کیا۔ احمدی مناظر نے غیر احمدی مناظر کو مبلغ دوصد روپیہ اس شرط پر دینے کا وعدہ کیا۔ کہ وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو مباہلہ کے لئے تیار کریں۔ غیر احمدی مولوی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو تیار کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ اور بدیں مضمون تحریر لکھدی۔ کہ "آج مورخہ دس ستمبر کو تحریر کر دیتا ہوں۔ کہ ایک ماہ کے اندر مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث امرتسری کو قسم اٹھانے کے لئے تیار کروں گا۔ اگر وہ تیار نہ ہوئے۔ تو ایک ماہ کے اندر جس کی تاریخ دس اکتوبر ۳۵ء مقرر کی جاتی ہے۔ اس کے بعد میں احمدی ہو جاؤنگا۔ اگر مطابق قسم جو سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن میں ٹریکٹ جس کا نام چیلنج ۲۱۰۰ روپیہ کا ہے اس کے مطابق مولوی ثناء اللہ صاحب قسم اٹھائیں گے۔ جس وقت مولوی ثناء اللہ صاحب قسم اٹھائیں گے۔ مولوی فضل الٰہی احمدی دوصد روپیہ نقد ادا کر دیں گے۔ اور اس تحریر کے مطابق دوصد روپیہ کی رسید تحریر مولوی فضل دین نے کر دی۔ فقط

مولوی دوست محمد اہلحدیث ڈیرہ غازیخاں

انچارج تحریکِ جدید قادیان

مولوی مظہر علی کو جواب

ہو گیا خالی ترا جامِ شرابِ زندگی
ٹوٹ کر وہ رہ گیا ہے اب ربابِ زندگی

جس پہ شوریدہ سروں کی انگلیاں چلتی تھیں کل
کیا اسی کو آپ کہتے ہیں "شبابِ زندگی"؟

ہو رہی ہے چار سو ذلت جوابِ اَحرار کی
اوڑھ لیجے اب نیا کوئی نقابِ زندگی

دیکھ لی اے بندہ پرور راہنمائی دیکھ لی
خام ہے از بس خیالِ آبِ و تابِ زندگی

کیا ہوا اگر قوم کو دیتے نہیں اپنا حساب
کیا خدا سے بھی چھپاؤ گے حسابِ زندگی

خاک ہوں گے ملتِ اسلامیہ کے دردمند
لوٹ غداری ہو جن کی ہم رکابِ زندگی

دشمنِ ناکام سے احسن کوئی پوچھے ذرا
کیوں خریدا جا رہا ہے یوں عذابِ زندگی؟

(احسن اسمٰعیل، شیخوپورہ)

تحریک قرضہ ساڑھے ہزار کی واپسی

احباب ذیل نے جن کے نام مئی اور جون گذشتہ میں قرعہ نکلا تھا۔ ابھی تک اپنا روپیہ وصول نہیں کیا۔ لہذا احباب موصوف سے درخواست ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ اپنی اپنی رسیدیں میرے نام بھیج کر روپیہ وصول فرمالیں:-

بابو ممتاز علی صاحب سٹور کیپر بورسٹل جیل لاہور

چودہری چراغ الدین صاحب یوگنڈا

سیٹھ عثمان یعقوب صاحب نیروبی

میاں عبدالغنی صاحب الیکٹرک انجنیئر پاور ہوس امرتسر

چودہری فتح محمد صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ۱۲-۵-۳۵

شرف الدین صاحب کوتوالی شہر رام پور

فرزند علی عفی عنہ ناظر امور عامہ۔ شملہ روز دولا

خُدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۸ و ۱۹ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:-

۱- رحمت بی بی صاحبہ . . . . ضلع گجرات

۲- غلام محمد صاحب . . . . ضلع تھرپارکر سندھ

اعلان برائے کارکنان تبلیغ

(ا) جماعت احمدیہ کے سکرٹری صاحبان تبلیغ اور مبلغ صاحبان ٹریکٹوں کے لئے بعض معززین کے نام بھیجتے ہیں۔ وہ ایک ہی مقام کے بہت سے نام بھیج دیتے ہیں۔ جو چنداں ضروری نہیں ہوتے۔ پھر اس بات کا خیال بھی نہیں رکھا جاتا۔ کہ وہ صاحب ہمارا لٹریچر بطیب خاطر پڑھنا بھی گوارا کریں گے۔ ان کی اطلاع پر جب دفتر سے لٹریچر بھیجا جاتا ہے۔ تو بعض صاحبان واپس کر دیتے ہیں۔ اس لئے آئندہ مہربانی کرکے احتیاط فرمایا کریں۔ تاکہ دفتر کو نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

(ب) اس کے ساتھ ہی ایک اور عرض ہے۔ کہ جماعت کے عہدہ دار جس قدر شوق اور تڑپ لٹریچر منگوانے کے لئے دکھلاتے ہیں۔ اس کا عشر عشیر بھی تبلیغی رپورٹ بھیجنے میں نہیں دکھاتے۔ جس شوق سے لٹریچر مانگا جاتا ہے۔ اسی شوق سے رپورٹ ماہواری بھی بھیجنی چاہیئے۔ جنرل سکرٹری انصاراللہ

اجرائے اخبار کے لئے درخواستیں

رفیق احمد صاحب راجوری ریاست جموں سے لکھتے ہیں۔ کہ موضع بڈہانوں میں آٹھ نو گھر احمدیوں کے ہیں۔ مگر نہایت غریب ان کی تربیت کے لئے اخبار "الفضل" نہایت ضروری ہے۔ اور وہ شوق بھی رکھتے ہیں۔ مگر قیمت ادا نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی صاحب استطاعت دوست اخبار جاری کرا دیں۔ تو موجب ثواب ہوگا۔ اس قسم کی کئی ایک اور درخواستیں ۴۴ بھی آئی ہوئی ہیں۔ جن میں سے بعض غیر احمدی اصحاب کی طرف سے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگوں کو تحقیق حق کیطرف خاص توجہ ہو رہی ہے۔ احباب کو ایسے اصحاب کے نام اخبار جاری کرنے میں مدد دینی چاہیئے۔ خاکسار مینیجر الفضل

آریہ صاحبان مباحثہ نہیں کرینگے

اخبار الفضل میں اعلان کیا گیا تھا کہ آریہ سماج شیخوپورہ کے ساتھ ہمارا مناظرہ ستمبر کے اخیر ہفتہ میں ہوگا۔ اور تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا مگر خط و کتابت جو کہ اس دوران میں آریہ صاحبان کے ساتھ ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ مناظرہ نہیں کریں گے۔ بہر حال دوستوں کی آگاہی کے لئے یہ سطور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

مسلمانان پنجاب اور تلوار

جب سکھوں کی کرپان معمولی نشان سے بڑھ کر مکمل تلوار بن گئی - اور حکومت نے اسے ایکٹ اسلحہ سے مستثنےٰ کر کے ہر سکھ مرد و عورت کو حق دے دیا - کہ جہاں چاہے رکھے جائے - تو اس سے دوسری اقوام اور خاصکر مسلمانوں کو بالکل نہتے ہونے کی وجہ سے خدشہ پیدا ہوا - اور پھر جب اس خدشہ نے بعض مقامات پر حقیقی شکل اختیار کر لی - یعنی کرپان کو جان لینے کا آلہ کے طور پر استعمال کیا گیا - تو مسلمانوں کی توجہ اس طرف اور زیادہ مبذول ہوئی - اور انہوں نے مطالبہ شروع کیا - کہ حفاظت جان و مال کے لئے ان کو بھی تلوار رکھنے کی اجازت ملنی چاہیئے

اگرچہ یہ مطالبہ نہایت معقول تھا - اور ضروری تھا - کہ فوراً منظور کر لیا جاتا - کیونکہ ایک قوم کی قوم کو کرپان کے نام سے تلوار کے ذریعہ مسلح کر دینے کے بعد دوسری اقوام بھی اس بات کی مستحق تھیں - کہ یہ حق ان کو بھی دے دیا جاتا - لیکن حکومت نے اس بارے میں آہستہ خرامی سے کام لیا - اور ۱۹۲۷ء میں صرف یہ اعلان کیا - کہ بعض جاگیرداروں - پچاس روپے یا اس سے زیادہ لگان ادا کرنے والوں - انکم ٹیکس ادا کرنے والوں - خطاب یافتہ اشخاص اور بعض فوجی افسروں کو تلوار رکھنے کی اجازت دی جاتی ہے - پھر اسی سال اس میں یہ توسیع کر دی گئی - کہ پنجاب کے صرف نو اضلاع میں قانون اسلحہ کی دفعات ۱۳ - ۱۴ اور ۱۵ کے ماتحت تلوار کو مستثنےٰ قرار دیا جاتا ہے - یعنی نو اضلاع میں ہر شخص کو جو تلوار رکھنا چاہے تلوار رکھنے کی اجازت دے دی گئی -

اس کے بعد ۱۹۲۸ء کے آخر میں نو اور اضلاع کو اس فہرست میں داخل کر دیا گیا پھر ۱۹۳۰ء میں پانچ اور اضلاع شامل کر دیئے گئے گویا اب صورت حال یہ تھی - کہ پنجاب کے ۲۹ - اضلاع میں سے ۲۳ - میں ہر شخص کو تلوار رکھنے کی اجازت تھی - اور صرف چھ اضلاع یعنی فیروزپور - لاہور - امرتسر کرنال - راولپنڈی - اور ملتان میں ابھی تک تلوار پر ایکٹ اسلحہ کی پابندیاں عائد تھیں :-

مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں جب مسلمانوں میں بے چینی - اور اضطراب پیدا ہوا - اور بعض مسلمانوں نے آئینی جد و جہد کے سلسلہ میں مسلمانوں کے لئے سارے پنجاب میں تلوار کی آزادی کا مطالبہ بھی ضروری سمجھا - تو مجلس احرار کو اپنا کارنامہ بتانے اور مسلمانوں کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کے لئے یہ ایک بات ہاتھ آ گئی - چنانچہ ایک طرف تو مولوی مظہر علی نے پنجاب کونسل میں یہ قرارداد پیش کرنے کا اعلان کر دیا کہ " یہ کونسل حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ کوئی ایسا قدم اٹھائے جس کے نتیجہ میں تلوار قانون اسلحہ کی حدود سے مستثنےٰ ہو جائے - اور ان اضلاع میں جہاں آج تک اسے مستثنےٰ قرار نہیں دیا گیا - قانون اسلحہ کا اطلاق اس پر نہ ہو " اور دوسری طرف چوہدری افضل حق نے ۱۳ ستمبر یوم شمشیر منانے پر زور دینا شروع کر دیا - لیکن یہ سب کیا دھرا یونہی رہ گیا - اور حکومت کو پہلے ہی اعلان کر دینا پڑا - کہ تمام پنجاب میں تلوار کو ایکٹ اسلحہ سے مستثنےٰ قرار دے دیا گیا ہے یعنی آئندہ تلوار پر سے تمام پابندیاں ہٹا لی گئی ہیں - ان حالات میں کہا جا سکتا ہے کہ پنجاب میں تلوار کی آزادی حاصل کرنے والے مسلمان اور صرف مسلمان ہی ہیں :-

اگرچہ اس فیصلہ پر عمل پیرا ہونا حکومت نے عنقریب نوٹس شائع کرنے پر منحصر رکھا ہے - تاہم یہ امر فیصلہ شدہ سمجھنا چاہیئے - کہ تمام پنجاب میں ہر شخص کو تلوار رکھنے کی اجازت دے دی گئی ہے - اور ہر ایک مسلمان آزادی کے ساتھ تلوار اپنے پاس رکھ سکتا ہے -

اب ضرورت اس بات کی ہے - کہ مسلمان اس حق سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں اور ہر عاقل - بالغ شخص ضرور تلوار رکھے :-

حالاتِ سابقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے اس امر کی طرف جس کے لئے ان کے لیڈر اور اخبارات ایک عرصہ سے چیخ و پکار کرتے چلے آ رہے تھے - قطعاً توجہ نہیں کی - یعنی جن اضلاع میں تلوار رکھنے کی آزادی تھی - ان میں رہنے والے مسلمانوں میں سے کوئی شاذ ہی ہوگا جس نے تلوار خریدی ہو - اور ایسا شخص تو شاید ہزار میں سے بھی ایک نہ ہو - جو التزام کے ساتھ تلوار اپنے پاس رکھتا ہو - اگر کسی نے تلوار خریدی بھی - تو اسے گھر کے کسی کونے میں ڈال دیا - اس کی وجہ یا تو یہ ہو سکتی ہے - کہ عام مسلمانوں کو اس بات کا علم ہی نہیں - کہ وہ آزادی کے ساتھ تلوار رکھ سکتے ہیں - کوئی انہیں گرفت نہیں کر سکتا اور اگر علم ہے - تو اتنا ناقص - اور ایسا کمزور کہ ان کے دلوں میں قانون اسلحہ کی جو دہشت بیٹھی ہوئی ہے - وہ دور نہیں ہو سکی یا پھر وہ اپنی مشہور عام سہل انگاری اور لاپروائی کی وجہ سے ادھر متوجہ نہیں ہوئے - اور انہوں نے سمجھ رکھا ہے - کہ تلوار کو ایکٹ اسلحہ سے مستثنےٰ کرا لینا کافی ہے - اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہنے کا پورا انتظام ہو گیا ہے - حالانکہ اگر مسلمانوں نے اب اس آزادی سے فائدہ نہ اٹھایا جو تلوار رکھنے کے متعلق محض ان کی وجہ سے حکومت نے اہل پنجاب کو دی ہے - یعنی انہوں نے تلواریں نہ رکھیں - تو سابقہ خطرات میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے گا - اور وہ اس طرح کہ پہلے تو صرف سکھوں کے پاس کرپان ہوتی تھی - لیکن اب دیگر قوام کے لوگ بھی اپنے پاس یقیناً تلواریں رکھیں گے - کیونکہ مسلمانوں کی نسبت وہ بہت دور اندیش واقعہ ہوئے ہیں - پس اگر مسلمانوں نے تلوار کی آزادی کے لئے اس قدر جد و جہد کرنے کے بعد اس سے فائدہ نہ اٹھایا - تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا - کہ وہ اور زیادہ خطرات میں گھر جائیں گے اور خود حفاظتی کے ایک ایسے آلہ سے بھی جو آج کل نہایت معمولی درجہ رکھتا ہے - محروم رہیں گے :-

یوں تو کہا جاتا ہے - کہ ہر وقت مسلح رہنا - اور خاص کر تلوار باندھنا ہر مسلمان کا فرض ہے - اور کل تک یہ بات حکومت کے سامنے اس لئے پیش کی جا رہی تھی - کہ وہ سارے پنجاب میں مسلمانوں کو تلوار رکھنے کی اجازت دے دے - لیکن آج جبکہ حکومت کی طرف سے آزادی کا اعلان ہو چکا ہے - ہماری نظر سے کسی مسلمان اخبار میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں گزرا جس میں اس فرض کی ادائگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہو - مسلمانوں کی یہ لاپروائی - اور بے حسی نہایت ہی افسوسناک ہے - اور ہوشمند اور ذمہ دار اصحاب سے ہماری گزارش ہے - کہ اس کے انسداد کی طرف متوجہ ہوں :-

اس موقعہ پر ہم جماعت احمدیہ کو خاص طور پر مخاطب کر کے کہنا چاہتے ہیں - کہ حکومت نے تلوار کے متعلق جو اعلان کیا ہے اس سے مستفید ہونے کا پورا پورا انتظام کرنا چاہیئے - تلوار کوئی ایسی گراں قیمت چیز نہیں - جس کا خریدنا ہر شخص کے لئے مشکل ہو - پانچ سات روپیہ میں مل سکتی ہے - اور ضرورت کے وقت کچھ نہ کچھ مدد دے سکتی ہے علاوہ ازیں ایک حد تک جرأت اور دلیری پیدا کرنے کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے -

پس ہماری خواہش ہے - کہ نہ صرف پنجاب کا ہر ایک احمدی مرد تلوار رکھے - بلکہ احمدی خواتین کے پاس بھی تلوار ہو - اور ہر احمدی مرد و عورت اس کا استعمال جانے - اسلحہ کی محرومی نے ہماری اولاد کو اس جرأت اور دلیری سے ایک حد تک محروم کر رکھا ہے جو جری اور بہادر اقوام کا خاصہ ہے - اور جس کا پایا جانا عزت و آبرو کی زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہے اگر دیگر اسلحہ جات مہیا نہیں ہو سکتے - تو تلوار جو رکھی جا سکتی ہے اس سے تو محروم نہ رہنا چاہیئے :-

احرار مسلمانوں میں فتنہ وفساد پھیلا رہے ہیں

احرار کی ذہنیت کا ایک خاصہ یہ بھی ہے۔ کہ جب تک کوئی شخص ان کی ہاں میں ہاں ملاتا رہے۔ ان کے ہر جائز وناجائز فعل کی آنکھیں بند کر کے تائید کرتا رہے۔ اور ان کے مونہہ میں لقمہ ڈالتا رہے۔ تب تک وہ ان کی تعریف وتوصیف اور تعظیم وتوقیر کا مرجع بنا رہتا ہے لیکن جونہی اس نے ان کے کسی ناجائز اور ناروا فعل یا قول سے اظہار اختلاف کیا۔ جھٹ طعن وتشنیع کا مورد ٹھہر گیا۔ اور انہوں نے اس کی دیانت وامانت پر حملے شروع کر دیئے۔ چنانچہ احرار کی اس ذہنیت کی اہانت ناک مثال ناظرین مسٹر کے ایل گابا کے متعلق ملاحظہ کر چکے ہیں۔

اسی ذہنیت سے مجبور ہو کر وہ جمہور مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہیں۔ حتیٰ کہ وہ مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے رضا کاروں کی خاص طور پر بھرتی کر رہے اور خاص تیاریوں میں مصروف ہیں۔ جیسا کہ غیر جانبدار اخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ چنانچہ اخبار بندے ماترم ۱۶ ستمبر نے لکھا۔

"احراری لیڈر راولپنڈی شہید گنج کانفرنس کے ریزولیوشنوں کی مخالفت کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ احراری سارے پنجاب میں والنٹیر بھرتی کرنے کی کوشش میں ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ والنٹیروں کی بھرتی کا اصلی مقصد آنے والے انتخاب کی تیاریوں کے سلسلہ میں ہے لیکن چونکہ شہید گنج ایجی ٹیشن کا اثر ان کی انتخابی سرگرمیوں پر پڑتا ہے۔ اس لئے ان والنٹیروں کو وہ شہید گنج ایجی ٹیشن کی مخالفت میں بھی استعمال کریں گے"۔

احراریوں کی ان شرمناک سرگرمیوں کے بداثرات قریباً ہر جگہ ظاہر ہو رہے ہیں۔ جہاں مسلمانوں کا کوئی جلسہ ہوتا ہے۔ وہاں یہ شور وشر برپا کر کے فساد کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور جہاں خود جلسہ کرتے ہیں۔ وہاں دوسروں کو بے دریغ مارنے پیٹنے لگ جاتے ہیں۔ جیسا کہ حال ہی بٹالہ میں ہی ہوا احرار نے جلسہ منعقد کر کے مولوی مظہر علی اور فیض الحسن آلو مہاری کی تقریریں کرائیں۔ آخر آلو مہاری جب بدزبانی میں حد سے بڑھ گیا۔ اور لوگوں نے جلسہ سے اٹھ کر جانا چاہا۔ تو احرار نے ہاکیوں لاٹھیوں اور مکوں سے ان کی مرمت شروع کر دی۔ چنانچہ "سیاست" ۱۸ ستمبر لکھتا ہے:۔

"لوگ اس یاوہ گوئی کی تاب نہ لاسکے۔ اور اٹھ کر چلنا شروع کیا۔ تو مسجد کے دروازہ پر احرار نور محمد مولوی اور بٹالہ کمیٹی کا نامی ممبر عبد الرحمٰن حاجی اور اس کا بھتیجا امجد حسین لوگوں کو روکنے لگے۔ اور حرامزادہ بدمعاش اور ایسے ہی اور الفاظ سے نوازنا شروع کیا۔ اور جو اس وقت ہاتھ آیا۔ اس کی ہاکیوں اور لاٹھیوں اور مکوں سے مرمت کی۔ یہ ہیں ہمارے احراری بھانڈوں کے روزمرہ کے کھیل"

احرار کی یہ فتنہ انگیزیاں اور باہم دست وگریباں ہونے کے واقعات اس کثرت سے رونما ہو رہے ہیں۔ کہ اخبار "احسان" کو بھی جو آج تک ان کا ثناخواں چلا آتا ہے۔ لکھنا پڑا ہے۔ کہ احرار نے مسلمانوں کی مسجد شہید گنج کے لئے آئینی جدوجہد کی مخالفت کر کے پنجاب کی فضا کو مکدر کر دیا ہے۔ چنانچہ ۱۵ ستمبر کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

"انہوں (چودہری افضل حق) نے مسجد شہید گنج کی بازیابی اور اس کے لئے جدوجہد کرنے کے مسائل کے متعلق جو روش اختیار کر رکھی ہے۔ وہ صرف قومی مفاد کے لئے بلکہ قوم کے لئے بے حد مضرت رساں ہے۔ . . . . چودہری افضل حق صاحب کے ارشادات کا جنہیں وہ مختلف صورتوں میں اخبار "مجاہد" کے صفحات پر درج کرتے ہیں۔ ماحصل یہ ہے۔ کہ مسلمان مسجد شہید گنج کی بازیابی کا نام زبان پر لانے میں شدید غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور جن قومی خادموں کے پیچھے چل کر وہ اس تحریک میں شامل ہو رہے ہیں۔ وہ قوم کی سراسر غلط راہنمائی کر رہے ہیں۔ . . . . . . چودہری صاحب بار بار نقصانات کے مختلف الاشکال ابوالہول بنا بنا کر مسلمانوں کو ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے مسجد شہید گنج کے لئے تحریک جاری رکھی۔ تو ان پر زمین وآسمان کی تمام بلائیں نازل ہو جائیں گی۔ زعمائے احرار نے چودہری افضل حق صاحب کی راہنمائی میں مسجد شہید گنج کے لئے مسلمانوں کی جدوجہد کی جو ابھی تک آئینی حدود سے متجاوز نہیں ہوئی۔ کھلم کھلا مخالفت کی روش اختیار کر کے پنجاب کی فضا کو خراب کر دیا ہے۔ اگر وہ مسجد مذکور کے متعلق عام مسلمانوں کے سے جذبات وخیالات نہیں رکھتے۔ یا اس سلسلہ میں ان کی رائے سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اس معاملہ میں اپنی زبانیں یک قلم بند کریں۔ مسلمانوں کو جدوجہد کرنے دیں۔ اگر وہ ساتھ نہیں چل سکتے۔ تو مخالف صف میں بھی نہ آئیں"۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ احرار کی مسلمانوں میں فتنہ انگیزی اور فساد آرائی حد سے بڑھ چکی ہے اور ان لوگوں کے لئے بھی اس کا برداشت کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ جو احرار کے سب سے بڑے حامی کہلاتے ہیں۔

حکومت پنجاب کے خلاف اسلامی اخباروں کا زبردست احتجاج

۲۷، ۲۸ ستمبر کو اخبارات بند رہینگے

لاہور ۱۸ ستمبر آج شام کے پانچ بجے لاہور کے اسلامی جرائد کے مالکان اور ایڈیٹروں کا ایک نمائندہ اجتماع دفتر "احسان" میں اس غرض کے لئے ہوا۔ کہ حکومت پنجاب کے اس متشددانہ رویہ کے خلاف احتجاج کیا جائے۔ جو اس نے اسلامی پریس کی آواز کو بند کرنے کے لئے طلبی ضمانت اور ضبطی ضمانت کی صورت میں اختیار کیا ہے۔ اس موضوع پر زیر صدارت چودہری غلام حیدر خان مدیر "زمیندار" دو گھنٹے برابر بحث جاری رہی۔ اور حاضرین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا حاضرین میں سے مندرجہ ذیل اصحاب کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

چراغ حسن حسرت اور آغائے مرتضیٰ احمد خاں میکش مدیر "احسان" مضطر ہاشمی مدیر "زمیندار" ملک خدا بخش صاحب مدیر "دور جدید" قاضی عبد الحمید صاحب "سن رائز" چودہری غلام حیدر خان مدیر "زمیندار"۔ غلام عباس صاحب جعفری اور سید عنایت شاہ صاحب مدیران "سیاست" سید محمد شاہ ایڈیٹر "تحفہ"۔ سید عطاء اللہ ہاشمی مدیر "ادا کار"۔ سید یعقوب حسن مسلم نیوز سروس محمد یوسف صحرائی نمائندہ بھارت نیوز سروس۔ مولانا مظہر الدین ایڈیٹر "الامان" ڈروزنامہ وحدت دہلی۔ ملک نور الٰہی صاحب مالک "احسان" مولانا عبد المجید صاحب سالک مالک "انقلاب" قاضی فتح محمد ایڈیٹر الراعی۔ چودہری افضل حق مالک "مجاہد" مولوی تاج الدین ایڈیٹر "مجاہد" فضل الٰہی قربان مینجر "احسان" اور محمد اشرف عطا رکن ادارہ احسان۔ خواجہ نظام الدین صاحب بدایونی۔ بحث وتمحیص کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔

(۱) لاہور کے جرائد اسلامی کے مالکوں اور مدیروں کا یہ اجتماع حکومت پنجاب کے اس متشددانہ رویہ کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ جو اس نے "احسان" "سیاست" اور "زمیندار" اور ان کے مطابع کے خلاف طلبی ضمانت اور ضبطی ضمانت کی صورت میں اختیار کیا ہے۔ اور اس اقدام کو مسلمانوں کی قومی زبان بندی کی کوشش تصور کرتا ہے۔

(ب) یہ جلسہ فیصلہ کرتا ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام روزانہ اسلامی جرائد دو دن کے لئے اور سہ روزہ اور ہفتہ وار ایک اشاعت کے لئے اس تشدد کے خلاف عملی احتجاج کے طور پر بند کر دیئے جائیں۔ اور اس بندش کے لئے ۲۷ اور ۲۸ ستمبر (جمعہ اور ہفتہ) کے دن مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ جلسہ تمام اسلامی اخبارات سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ اس فیصلے کو عملی صورت دینے میں کامل اتحاد کا ثبوت دیں۔

(ج) یہ جلسہ تمام اسلامی جرائد سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ بندش سے ایک دن پہلے صفحات اول پر اس اجتماع کا تجویز کردہ احتجاجی فقرہ سیاہ جدول میں شائع کریں۔ جس کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کے متعلق عدم تفہیم کا اعتراض

معترضین کی قرآن و احادیث سے کھلی ہوئی ناواقفیت

اخبار "زمیندار" نے اپنی ۱۵ ستمبر کی اشاعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر اعتراض کرتے ہوئے تمسخرانہ انداز میں لکھا ہے:-

"مرزا صاحب آنجہانی فرماتے ہیں۔ کہ (نعوذ باللہ) الہام کی گاڑی اللہ میاں اس فراٹے سے چھوڑتے ہیں کہ بسا اوقات خاکسار اُن کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ اور الفاظ الٹ پلٹ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات (نعوذ باللہ) خدا ایسے عجیب وغریب کلمات کہہ دیتا ہے کہ ان کے معنی تو سمجھنا ایک طرف رہا۔ مجھے یہ بھی پتہ نہیں لگتا۔ وہ لاطینی ہیں۔ یا عبرانی"

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات "پریشن عمر پراطوس" اور "ھو شعنا نعسا" کو بطور مثال پیش کیا گیا۔ اور اپنے نظریہ کی صداقت کی یہ دلیل دی گئی ہے۔ کہ "اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی دنیا میں مبعوث فرمایا۔ اس کی زبان وہی تھی جو اس قوم کی تھی۔ جس کی راہ نمائی کے لئے وہ بھیجا گیا تھا۔"

قرآن کریم میں دیگر زبانوں کے الفاظ

پیشتر اس کے کہ اس اعتراض کا جواب دیا جائے۔ پیش کردہ دلیل کے متعلق یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر اس امر کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ کہ نبی کو الہام صرف اسی زبان میں ہونا چاہیئے۔ جو اس کی قومی زبان ہو۔ کسی غیر زبان مثلاً عبرانی یا لاطینی کے الفاظ اس کی زبان پر جاری نہیں ہونے چاہئیں۔ تو اس اعتراض کی زد سے قرآن کریم بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ باوجودیکہ قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا۔ پھر بھی غیر زبانوں کے الفاظ اس میں موجود ہیں۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں۔ ان اللہ تکلم بالمشکوٰۃ وھو بلسان الحبشۃ والسجیل والاستبرق فارسیات (تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۲۳۱)

یعنی قرآن مجید میں جو لفظ مشکوٰۃ آیا ہے یہ حبشہ زبان کا ہے۔ اسی طرح سجیل اور استبرق فارسی الفاظ ہیں۔

ابو بکر الواسطی کہتے ہیں ان فی القرآن من اللغات خمسین لغۃ وسرد ھا مستدلاً لہا الا انہ ذکر ان فیہ من غیر العربیۃ الفرس والنبط والحبشۃ والبربر والسریانیۃ والعبرانیۃ والقبط۔ (روح المعانی جلد ۱ صفحہ ۱۰) یعنی قرآن مجید میں فارسی نبطی۔ حبشی۔ بربری۔ سریانی۔ عبرانی اور قبطی وغیرہ قریباً پچاس زبانیں استعمال کی گئی ہیں۔

روح المعانی میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ علامہ جلال الدین سیوطی سعید بن جبیر اور وہب بن منبہ کا بھی یہی قول ہے۔ کہ قرآن مجید میں ہر زبان کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ پس اگر قرآن مجید میں غیر زبانوں کے الفاظ کا استعمال قابل اعتراض نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اگر بعض الہامات عبرانی یا انگریزی وغیرہ میں نازل ہوئے تو کیا حرج ہوا۔

کسی الہام کا سمجھ میں نہ آنا

باقی رہا اس امر پر ہنسی اڑانا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض الہامات کا مطلب سمجھ نہ سکے یہ بھی نہایت نامعقول اعتراض ہے۔ حدیثوں سے ثابت ہے۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ رویا دیکھا۔ کہ ابو جہل کے ہاتھ میں جنت کے انگوروں کا ایک خوشہ ہے۔ تو آپ بہت حیران ہوئے۔ اور آپ اس کا کچھ مطلب نہ سمجھ سکے۔ یہاں تک کہ عکرمہ مسلمان ہوا۔ اور اس خواب کی تعبیر کھلی۔ چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ حضرت فرمود ابو جہل را با جنت چہ نسبت...... حیرتے در کار بود۔ چوں در فتح مکہ عکرمہ بن ابی جہل در ربقہ اسلام در آمد معلوم شد کہ تعبیر آں خواب ایں بود (مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۳۶۴) یعنی یہ رویا دیکھ کر آپ سخت حیران ہوئے اور فرمایا۔ ابو جہل کو جنت سے کیا نسبت۔ اور اس خواب کا صحیح مطلب اسوقت تک آپ پر نہ کھلا۔ جب تک عکرمہ مشرف باسلام نہ ہو گیا۔

بخاری جلد اول کتاب الزکوٰۃ میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ سے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ آپ کی وفات کے بعد ہم میں سے سب سے پہلے آپ کو کون ملے گی۔ آپ نے فرمایا۔ اطولکن یداً۔ جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں۔ آپ کی بیویوں نے یہ سُنکر آپ کے سامنے اپنے ہاتھ ناپے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں۔ مگر انتقال سب سے پہلے ام المومنین حضرت زینبؓ کا ہوا۔ تب یہ حقیقت کھلی۔ کہ لمبے ہاتھوں سے مراد سخاوت تھی۔ ظاہری ہاتھوں کی لمبائی مراد نہ تھی۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہری ہاتھ ہی سمجھے۔ چنانچہ آپ کے سامنے ازواج مطہرات نے ہاتھ ناپے۔ اور آپ نے منع نہ کیا۔ فتح الباری میں صاف لکھا ہے لان نسوۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم حملن طول الید علی الحقیقۃ فلم ینکر علیہن (جلد ۳ صفحہ ۲۲۹) یعنی ازواج مطہرات نے طول ید کو حقیقت پر محمول کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہاتھ ناپے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منع نہ فرمایا۔ اگر آپ یہ سمجھتے۔ کہ لمبے ہاتھوں سے مراد سخاوت ہے۔ تو آپ فرما دیتے۔ ہاتھ ناپنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس سے مراد تو سخاوت ہے۔ مگر آپ نے یہ نہ فرمایا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیشگوئی کا اصل مفہوم اسوقت تک آپ پر ظاہر نہ ہوا۔ آپ نے خیال فرمایا۔ کہ لمبے ہاتھوں سے مراد ظاہری ہاتھوں کی لمبائی ہے۔ مگر درحقیقت اس سے مراد سخاوت تھی۔ پھر حضرت یونس علیہ السلام نے بھی ایک الہام کا مطلب نہ سمجھا۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان کو بتایا۔ کہ ان کی قوم عذاب الٰہی سے ہلاک ہونے والی ہے۔ تو آپ سمجھے۔ عذاب کا وعدہ قطعی ہے۔ اسی لئے جب عذاب نہ آیا۔ تو آپ نے کہا۔ لا ارجع الیہم کذاباً ابداً (در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۸۶) میں اب جھوٹا ہو کر ان کی طرف نہیں جاؤں گا۔ اگر پہلے سے معلوم ہوتا۔ کہ عذاب کا نازل ہونا مشروط ہے۔ تو آپ کو کیوں تکلیف ہوتی۔

پھر حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اس الہام کا مطلب نہ سمجھا جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے اہل کو بچانے کا وعدہ کیا تھا۔ جب آپ کا بیٹا غرق ہونے لگا۔ تو خدا تعالیٰ کے حضور انہوں نے عرض کی۔ کہ ان ابنی من اھلی۔ میرا بیٹا تو میرے اہل میں سے تھا۔ پھر وہ کیوں غرق ہوا۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح۔ وہ بوجہ بداعمالی کے تیرے اہل میں شامل ہونے کے قابل نہیں۔ اگر حضرت نوح علیہ السلام پر پہلے سے الہام الٰہی کی یہ حقیقت منکشف ہوتی کہ نہ صرف جسمانی۔ بلکہ روحانی لحاظ سے بھی اہل ہونا ضروری ہے۔ تو لاتخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون کی ممانعت کے باوجود کیوں اپنے بیٹے کے لئے سفارش کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر اعتراض کرنے والے غور فرمائیں کہ کیا وہ مندرجہ بالا مثالوں کو سامنے رکھ کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ (نعوذ باللہ) "الہام کی گاڑی اللہ میاں اس فراٹے سے چھوڑتے ہیں" کہ حضرت یونسؑ، حضرت نوحؑ بعض الہامات کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہے۔

مقطعات قرآنی

اس کے علاوہ مقطعات قرآنی کے متعلق آج تک مفسرین یہ لکھتے چلے آئے ہیں۔ کہ ان کے معانی کا علم سوائے خدا کے اور کسی کو نہیں۔ حضرت امام غزالی صاحب لکھتے ہیں "قرآن مجید کے سب معانی سمجھنے کی ہمیں تکلیف نہیں دی گئی۔ ..... مقطعات قرآنی ایسے حروف یا الفاظ ہیں۔ جو اہل عرب کی اصطلاح میں کسی معنی کے لئے موضوع نہیں" (علم الکلام صفحہ ۵۵) یہی عقیدہ نواب صدیق حسن خان اور امام فخر الدین صاحب رازی کا ہے۔ چنانچہ نواب صاحب لکھتے ہیں۔ لا بعد فی تکلم اللہ تعالیٰ بکلام معقد فی نفسہ لا سبیل لاحد الی معرفتہ الیست فواتح السور من ھذا القبیل وھل یجوز لاحد ان یقول انہ کلام غیر مفید وھل لاحد سبیل الی حد کہ (السراج الوہاج شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۷۷۲) یعنی یہ کوئی بعید بات نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسا الہام کرے جو فی نفسہٖ تو مفید ہو مگر کوئی اس کی حقیقت نہ جان سکے کیا قرآنی سورتوں کے ابتدائی الفاظ اسی قسم کے نہیں۔ کیا کسی کے لئے جائز ہے۔ کہ وہ کہے یہ غیر مفید ہیں۔ اور کیا کسی کے لئے ممکن ہے۔ کہ ان کا صحیح مطلب سمجھ سکے علامہ فخر الدین لکھتے ہیں فی قولہ تعالیٰ الٓمٓ وما یجری مجراہ من الفواتح قولان احدھما ان ھذا علم مستور وسر محجوب استأثر اللہ تبارک وتعالیٰ بہ قال ابو بکر الصدیق فی کل کتاب سر وسرہ فی القرآن اوائل السور (جلد ۱ صفحہ ۲۱)

یعنی مقطعات کے متعلق دو قول ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ یہ مخفی علم ہے۔ جس کی حقیقت سوائے خدا تعالےٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ کہ ہر کتاب میں کوئی نہ کوئی بھید ہوتا ہے۔ اور قرآن کا بھید اوائل سور میں ہے:۔

بتایا جائے کیا مقطعات قرآنی کی نسبت بھی وہی ناپاک الفاظ زبان سے نکالے جائیں گے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کو پیش نظر رکھ کر استعمال کئے گئے۔ اگر نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر اعتراض کیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کا بیان فرمودہ جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے متعلق جو اعتراض اب کیا گیا ہے۔ یہ کوئی نیا اعتراض نہیں۔ پہلے بھی بارہا کیا جا چکا ہے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی کیا گیا۔ اور آپ نے خود اس کا جواب رقم فرمایا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر کہو کہ خدا کے الہام کے اسی وقت کیوں معنی نہ کھولے گئے۔ تو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں۔ کہ مقطعات قرآنی کے اب تک معنی نہیں کھولے گئے۔ کون جانتا ہے۔ کہ طٰہٰ کیا چیز ہے۔ اور ق کیا چیز ہے۔ اور کھیٰعص کیا چیز ہے۔ اور آیت سیھزم الجمع کی نسبت حدیث میں ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اب تک مجھے اس کے معنی معلوم نہیں۔ اور نیز آپ نے فرمایا کہ مجھے ایک خوشہ بہشتی انگور کا دیا گیا۔ کہ یہ ابوجہل کے لئے ہے۔ اور میں اس کی تاویل سمجھ نہ سکا۔ جب تک کہ عکرمہ اس کا بیٹا مسلمان نہ ہوا۔ اور مجھے ہجرت کی زمین بتلائی گئی۔ اور میں نہ سمجھ سکا۔ کہ وہ مدینہ ہے۔ غرض ایسے اعتراض بوجہ بے خبری سنت اللہ کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۳)

پھر فرماتے ہیں۔ "میری اس تقریر پر کوئی اعتراض عائد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن شریف میں جو عربوں کے لئے ایک عذاب کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اس عذاب کی کوئی تصریح نہیں کی۔ کہ کس طرح کا عذاب ہوگا۔ اور کس قسم کا ہوگا۔ صرف یہ فرمایا ہے۔ کہ خدا قادر ہے۔ کہ وہ عذاب آسمان سے نازل کرے۔ یا زمین سے بھیجے۔ یا کافروں کو مسلمانو کی تلوار کا مزہ چکھاوے۔ اب ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اقرار کرتے ہیں۔ کہ مجھے علم نہیں دیا گیا۔ کہ وہ کس قسم کا عذاب ہوگا۔ اور جب پوچھا گیا کہ وہ عذاب کب آئیگا تو آپ نے کوئی تاریخ نہیں بتلائی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ ویقولون متیٰ ھٰذا الوعد ان کنتم صادقین قل انما العلم عند اللہ وانما انا نذیر مبین یعنی کافر پوچھتے ہیں۔ کہ یہ دعوے پورا کب ہوگا۔ اگر تم سچے ہو۔ تو تاریخ عذاب بتاؤ۔ ان کو کہدے مجھے کوئی تاریخ معلوم نہیں۔ یہ علم خدا کو ہے میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔ اور پھر کافروں نے مکرر عذاب کی تاریخ پوچھی۔ تو یہ جواب ملا۔ قل ما ادری اقریب ام بعید"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۲)

رسول کریمؐ کی پیشگوئی توریت و انجیل میں

اس نظریہ کی صداقت کا اس بات سے بھی ثبوت ملتا ہے۔ کہ تورات و انجیل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی جو پیشگوئی تھی۔ اسے بھی مفسرین نے مبہم قرار دیا ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں زیر آیت لاتلبسوا الحق بالباطل لکھا ہے۔ ان النصوص الواردۃ فی التوراۃ والانجیل فی امر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانت نصوصاً خفیۃً تحتاج فی معرفتہا الی الاستدلال۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تورات وانجیل میں جسقدر نصوص وارد ہیں۔ وہ صاف نہیں۔ بلکہ ان سے استدلال کے ذریعہ معرفت ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں۔ "پیشگوئی میں اس بات کا ہونا تو ضروری ہے کہ اس کا مفہوم خارق عادت ہو۔ اور انسانی طاقت یا مکر و فریب اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہر ایک پہلو سے اس پیشگوئی کی حقیقت ظاہر کی جاوے۔ توریت میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایک ضروری پیشگوئی محض گول مول ہے۔ کہ ایک نبی موسےٰ کی مانند بنی اسرائیل میں سے ان کے بھائیوں میں سے آئے گا۔ اور کہیں کھول کر نہ بتلایا۔ کہ بنی اسماعیل میں سے آئے گا۔ اور اس کا یہ نام ہوگا۔ اور مکہ میں پیدا ہوگا۔ اور اتنی مدت بعد آئے گا۔ اس لئے یہود کو اس پیشگوئی سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔ اور اس غلطی سے لاکھوں یہود جہنم میں جا پڑے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۸)

غرض اخبار "زمیندار" کا وہ اعتراض جو اس نے الہامات کی عدم تفہیم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا ہے بالکل بے بنیاد ہے۔ اور اس میں معقولیت کا کوئی شائبہ تک نہیں پایا جاتا:۔

واقعات کے رو سے الہامات کی صداقت

اسی ضمن میں "زمیندار" نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو الہامات پیش کئے ہیں۔ ضروری معلوم ہے۔ کہ ان کی وہ حقیقت پیش کر دی جائے۔ جو واقعات کے رو سے ظاہر ہوئی۔ پہلا الہام جسے بے معنی قرار دیا گیا ہے۔ "پریشن عمر براطوس یا پلاطوس" ہے۔

اس الہام کے متعلق میر عباس علی صاحب لدھیانوی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا۔ کہ "پراطوس لفظ ہے یا پلاطوس بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا"۔ اس سے اصولی طور پر ہمیں یہ امر معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرعت الہام کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ یاد نہ رکھ سکے۔ کہ پلاطوس لفظ ہے یا پراطوس۔ مگر چونکہ یہ الہامات ایک عظیم الشان واقعہ کے ذریعہ پورے ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ کہنے میں تامل نہیں۔ کہ صحیح لفظ پلاطوس ہے اور درحقیقت اس میں قتل کے اس مقدمہ کی طرف اللہ تعالےٰ نے کئی سال قبل اشارہ فرما دیا تھا۔ جو پادری مارٹن کلارک نے آپ پر دائر کیا۔ اور جس میں اس نے عدالت میں رپورٹ کی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو قتل کرانے کے لئے ایک آدمی مقرر کیا۔ یہ ایک ایسا خطرناک مقدمہ تھا۔ کہ تمام مخالف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں متحد ہو گئے۔ اور انہوں نے خیال کیا۔ کہ اب وہ آپ کو نعوذ باللہ مٹا کر رکھ دیں گے۔ یہ مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کیپٹن ڈگلس کے سامنے پیش ہوا مگر جس طرح مسیح اول کے وقت پیلاطوس پر حق کھول دیا گیا تھا۔ اسی طرح کیپٹن ڈگلس پر بھی جو مسیح ثانی کا پیلاطوس تھا۔ حق کھول دیا گیا۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ مقدمہ محض بناوٹی ہے۔ اور انہوں نے عزت و احترام کے ساتھ اس الزام سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بری کیا:۔

پس "پلاطوس" کے لفظ میں اسی مقدمہ اقدام قتل کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ اور بتایا گیا تھا کہ جس طرح مسیح اول پلاطوس کے سامنے پیش ہوئے۔ اسی طرح مسیح ثانی بھی پلاطوس کے سامنے پیش ہونگے۔ اور اسی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی متعدد تصانیف میں کیپٹن ڈگلس کو اپنے زمانے کا پیلاطوس قرار دیا ہے۔ لفظ "عمر" میں اس مقدمہ کی حقیقت اور انجام کی خبر دی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا۔ کہ یہ مقدمہ ایسا ہوگا۔ جس کا انسانی زندگی کے ساتھ تعلق ہوگا مگر "عمر" کہہ کر اس بات کی طرف بھی اشارہ کر دیا گیا۔ کہ مخالفین اپنی تدابیر میں ناکام رہیں گے وہ چاہیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر ختم ہو جائے۔ مگر خدا تعالےٰ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے گا۔ پریشن انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی دباؤ کے ہیں۔ اور اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ مخالفوں کی طرف سے سخت دباؤ ڈالا جائے گا۔ چنانچہ مقدمہ کے دوران میں مخالفین نے حاکم وقت پر دباؤ ڈالنے کی پوری کوشش کی۔ مگر خدا کے فضل سے ناکام رہے۔

دوسرا الہام جسے مبہم قرار دیا گیا ہے "ھو شعنا نعسا" ہے۔ اس کے متعلق معترض کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ھو شعنا کے یہ معنی کئے ہیں۔ "اے خدا میں دعا کرتا ہوں۔ کہ مجھے نجات بخش اور مشکلات سے رہائی فرما" اور نعسا کے یہ معنی کئے ہیں۔ کہ ہم نے نجات دیدی" اور پھر بطور تشریح لکھا ہے۔

"یہ دونوں فقرے عبرانی زبان میں ہیں۔ اور یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جو دعا کی صورت میں کی گئی۔ اور پھر دعا کا قبول ہونا ظاہر کیا گیا۔ اور اس کا حاصل مطلب یہ ہے۔ کہ جو موجودہ مشکلات ہیں۔ یعنی تنہائی بیکسی ناداری۔ کسی آئندہ زمانے میں وہ دور کر دی جائیں گی۔ چنانچہ پچیس برس کے بعد یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور اس زمانہ میں ان مشکلات کا نام و نشان نہ رہا"۔ (صفحہ ۸۰)

پس یہ ہر دو الہامات جو "زمیندار" نے پیش کئے ہیں مبہم نہیں۔ بلکہ اپنے اندر حقائق کا ایک خزانہ پوشیدہ رکھتے ہیں۔ جو اپنے وقت پر ظاہر ہوا۔ اور آئندہ ہوتا رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیشک اوائل میں ان دونوں کے صحیح مفہوم سے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔ مگر ایک الہام کے معنی واقعات نے اور دوسرے کے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعد میں اپنی کتب میں بیان فرما دیئے:۔

مکتوبات جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

مشرق کی سب سے زبردست حکومت کی سیاسیات کا جائزہ

نامہ نگار الفضل مقیم کوبے کے قلم سے

پریفیکچرل انتخابات

کوبے ۲۲ اگست ۱۹۳۵ء۔ انتظامی سہولت کے لئے جاپان چھوٹے چھوٹے علاقوں میں منقسم ہے جن علاقوں کو پریفیکچرز کہتے ہیں۔ یہ گویا جاپان کے صُوبے ہیں۔ پریفیکچرل انتخابات کے پیش نظر جو فروری ۱۹۳۶ء میں ہونیوالے ہیں سے یوکائی پارٹی نے اپنی پالیسی اور مختلف سیاسی امور کے بارہ میں اپنے نقطۂ نگاہ کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ اس بیان میں پہلی بات یہ ہے کہ سے یوکائی پارٹی ڈاکٹر منوبے کی تھیوری کو سراسر غلط یقین کرتی ہے۔ جاپانی نظام حکومت کا بنیادی پتھر یہ اصول ہے۔ کہ شاہِ جاپان کے ایگزیکٹو اختیارات ان کو کسی دوسرے وجود سے نہیں ملتے۔ بلکہ وہ اختیارات ان کی شانِ ملوکیت میں Inherent ہیں۔ اور ورثۃً ان کے جانشینوں میں ودیعت ہوتے ہیں۔ یہ اصول جاپانی نظامِ سلطنت کا بہت ہی پرانا اور قدیمی ہے۔ مگر ڈاکٹر منوبے کی تھیوری جو اس اصول کے عین مخالف پڑتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ شاہ جاپان کے ایگزیکٹو اختیارات قوم کا بادشاہ ہونے کے لحاظ سے قوم کی طرف سے ملتے ہیں۔ یہ تھیوری جس کے خلاف سے یوکائی نے اپنے بیان میں اظہارِ نفرت کیا ہے۔ دراصل ایسے خیال کے گرد گھومتی ہے۔ جو کہ جاپانی قوم کے دل و دماغ پر اس کی قومی خصوصیات پر اور اس کی قومی روایات پر بہت شاق گذرتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ملک کے طول و عرض میں ڈاکٹر منوبے کے خلاف شدید جذبہ پیدا ہو رہا ہے اور بڑے زور کے ساتھ یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس پر مقدمہ چلایا جائے:۔

دیگر امور اس بیان میں قابلِ ذکر یہ ہیں۔ (۱) نیشنل ڈیفنس۔ اقتصادیات۔ انڈسٹریز اور زراعت آپس میں ویسے مربوط اور منسلک نہیں۔ جیسے کہ ہونے چاہئیں۔ (۲) متوسط درجہ کے لوگ۔ ان دنوں مشکلات اور تکالیف میں ہیں۔ اور ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ایسے حالات پیدا کئے جائیں۔ کہ اس درجہ کے لوگ فارغ البالی اور آسودگی سے گذر اوقات کرنے کے قابل ہو جائیں (۳) ملک میں زراعت کو ترقی دینے کے ذرائع اختیار کئے جائیں۔ اور (۴) پریفیکچرل مالیات کو مرکزی حکومت سے مدد دینے کے لئے کوئی اصول طے ہونا چاہئیے اور کوئی سسٹم قائم ہو جانا چاہئیے۔

آنے والے انتخابات کے سلسلہ میں پارٹی مذکور کی یہ پالیسی ہوگی۔ کہ انتخابات کے دوران میں کسی قسم کی بے ضابطگی مثل رشوت یا قیمتًا ووٹیں حاصل کرنا یا آفیشل دباؤ وغیرہ سرزد نہ ہونے پائیں۔ انتخابات کے ان نقائص کو دور کرنے میں درحقیقت ملک کی تمام سیاسی جماعتیں اور حکومت متفق ہیں جیسے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے افسرانِ پولیس کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ جو افسر اپنے علاقہ کے انتخابات کو ان نقائص سے پاک و صاف نہ کر دے گا۔ اس کو سزا دی جائیگی:۔

مانچکو اور جاپان

مانچکو میں جاپان کو جو خاص مراعات اور حقوق حاصل ہیں۔ ان کے متعلق جاپانی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۹۳۶ء کے شروع میں ان سے دست بردار ہو جائے۔ اس نئی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کے بعد مانچکو گورنمنٹ ان جاپانیوں پر جو اس کی حدود میں بستے ہیں اپنی مرضی سے ٹیکس وغیرہ عائد کر سکے گی۔ اور یہ ٹیکس وہ براہِ راست وصول کیا کرے گی۔ جاپانی سفیر متعینہ مانچکو کی وساطت سے نہیں۔ ساتھ مانچوریا ریلویز کا نظم و نسق بھی مانچو کو کے ہاتھ میں دے دیا جائیگا:۔

جاپانی گورنمنٹ کے اس فیصلہ کی اطلاع پانے کے بعد مانچو کو گورنمنٹ نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ اب جبکہ جاپان (جس کا کہ مانچو کو پر خاص حق ہے۔ بوجہ ان دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات کے جو ان دونوں حکومتوں میں چلے آتے ہیں) اپنے خاص حقوق سے دست بردار ہو رہا ہے۔ مانچو کو گورنمنٹ کوئی وجہ نہیں دیکھتی۔ کہ ان حکومتوں کے خاص حقوق کو کیوں منسوخ نہ کر دے۔ جنہوں نے ابھی تک حکومت مانچو کو کو تسلیم بھی نہیں کیا۔

جب مانچو کو کی سلطنت معرض وجود میں آئی۔ تو ان علاقوں میں بعض غیر اقوام کو سلطنت چین کے ساتھ عہد و پیمان کے نتیجہ میں مراعات خاص حاصل تھیں۔ کیونکہ مانچو کو بھی علیحدہ سلطنت بننے سے پہلے چین کا ہی حصہ تھا جب مانچو کو الگ سلطنت بنی۔ تو اس نے ان تمام حقوق کو جوں کا توں برقرار رکھا۔ اس امید پر کہ وہ اقوام جن کے خاص مراعات کو وہ تسلیم کر رہی ہے۔ وہ اس کو تسلیم کرلینگی۔ مگر ان حکومتوں نے حکومتِ مانچو کو کو ابھی تک تسلیم نہیں کیا۔ حالانکہ جب سے یہ حکومت معرض وجود میں آئی ہے۔ انتظام کے ہر شعبہ میں برابر ترقی کرتی گئی ہے۔ اس لئے اب جبکہ جاپان نے اپنے خاص حقوق جن کو انگریزی میں Extraterritoriality Rights کہتے ہیں۔ سے دست بردار ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے مانچو کو نے مندرجہ بالا دلائل کی بناء رکھتے ہوئے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ اب وہ اس بات پر مجبور ہے۔ کہ ان تمام حکومتوں کو ان حقوق سے اپنی قلمرو میں محروم کر دے۔ جو ایک طرف تو خاص مراعات سے استفادہ حاصل کر رہی ہیں۔ دوسری طرف انہوں نے اب تک اتنا بھی نہیں کیا۔ کہ حکومتِ مانچو کو کو تسلیم ہی کرلیں:۔

وزیرِ جنگ جاپان کی اصلاحات

جنرل ہیاشی جاپانی وزیر جنگ جاپانی افواج میں بعض اصلاحات جاری کر رہے ہیں۔ جن کا مقصد ان کے کنٹرول اور ڈسپلن کو بہتر بنانا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے۔ کہ بعض فوجی حلقوں میں ان اصلاحات کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ اس مخالف رَو کے ساتھ وزیرِ جنگ کی پالیسی کے ٹکراؤ کا ایک نتیجہ تو جنرل مساکی سابق چیف آف ملٹری ایجوکیشن کا اس عہدہ سے الگ کر دیا جانا تھا۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ ایک اور واقعہ رونما ہوا۔ جو اس پہلے واقعہ سے زیادہ اہم ہے۔ دوسرا واقعہ یہ ہے۔ کہ لفٹننٹ کرنل آئی زاوا نے لفٹننٹ جنرل ناگاٹا کو جو ملٹری Affairs بیورو کے چیف تھے۔ ان کے دفتر میں جا کر تلوار کے ساتھ بارادہ قتل ایسا گھائل کیا۔ کہ وہ جانبر نہ ہو سکے۔ آئی زاوا کو گرفتار کر لیا گیا۔

تحقیقات کے بعد افسران کا خیال ہے۔ کہ یہ قتل ذاتی رنجش اور عناد کی وجہ سے ہوا مگر وجہ خواہ کچھ ہی ہو۔ یہ جرم ایسا نہ تھا۔ جس کی وجہ سے وزیر جنگ کو اپنی اصلاحات اور بھی تندہی کے ساتھ رائج کرنا ضروری نہ نظر آتا۔ چنانچہ انہوں نے ڈویژنل کمانڈرز اور دوسرے کمانڈنگ افسروں کی ایک کانفرنس کی جس میں آرمی کنٹرول اور ڈسپلن کے متعلق ان کو ہدایات دیں۔ ان ہدایات میں سے ایک یہ تھی۔ کہ بعض فوجی افسران میں یہ میلان پایا جاتا ہے۔ کہ وہ غیر فوجی حلقوں اور پالیٹیشنوں سے خلا ملا کریں۔ چونکہ اس سے فوجی ڈسپلن اور کنٹرول میں نقص لازم آتا ہے۔ اس لئے اس میلان کو روکنا چاہئیے:۔

جاپانی فوجی زندگی میں تین افسر اور عہدے سب سے زیادہ اثر اور اختیارات رکھنے والے ہیں۔ یہ تین عہدے یہ ہیں۔ چیف آف دی جنرل سٹاف۔ وزیر جنگ چیف آف ملٹری ایجوکیشن۔ اس وقت مؤخر الذکر دونوں عہدہ دار وزیر جنگ کی پالیسی کے ساتھ کلی طور پر متفق ہیں:۔

جمّوں کے متعلق نامہ نگار "مجاہد" کی غلط بیانی

اخبار "مجاہد" ۷ ستمبر ۱۹۳۵ء نے جمّوں میں مرزائیوں کا قبول اسلام۔ مولوی محمد رفیع الدین صاحب کی ساعی جمیلہ" کے عنوان سے بہت کچھ بیہودہ سرائی کی ہے جو قطعًا قابلِ التفات نہیں۔

البتہ احمدیت سے توبہ کرنے والوں کا جو قصہ لکھا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ میاں محمد عالم صاحب آج کل جموں میں نہیں۔ اور جہاں تک معلوم ہوا ہے۔ ان کے متعلق نامہ نگار نے جھوٹ بول کر کارکردگی ظاہر کرنی چاہی ہے۔ فیروز دین خیاط نے قطع تعلق ضرور کیا ہے۔ لیکن نہ وہ ادھر کا ہے نہ ادھر کا۔ بابو غلام جیلانی کمزوریوں وغیرہ کی وجہ سے پہلے ہی عضو معطل تھا۔ چنانچہ اس کے متعلق مرکز میں عرصہ سے رپورٹ کردی ہوئی ہے انکے مقابلہ میں خدا کے فضل سے بیس اصحاب احمدیت میں شامل ہو چکے ہیں:۔ (نامہ نگار)

تحریک جدید میں مالی قربانی کرنیوالوں کی پانچویں فہرست

چندہ تحریک جدید کی زیر نظر فہرست شائع کرتے ہوئے یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب آف دہلی نے براہ راست سیدنا امیر المومنین کے حضور ایک سو بیس روپیہ کا وعدہ کیا تھا۔ جو انہوں نے یکمشت ادا کر دیا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کلکتہ میں انہوں نے مزید تیس روپیہ کا وعدہ کیا۔ اور ادا کرتے ہوئے بجائے تیس روپیہ کے چالیس روپیہ دیئے اور اس طرح آپ نے -/۱۶۰ کی رقم ادا فرمائی۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب و میاں عبد القیوم صاحب آف کلکتہ نے سات و پانچ روپیہ کا وعدہ پورا کرنے کے علاوہ بارہ روپیہ مزید اضافہ کر کے ادا کئے۔ محترمہ زبیدہ صاحبہ اہلیہ میاں محمد صدیق صاحب نے اپنا زیور پندرہ تولہ سونے کا حضور کی خدمت میں بھیج کر درخواست کی۔ کہ اس میں سے تین صد روپیہ تین سال کے عہد پر بطور امانت قبول فرمایا جائے۔ اور باقی رقم میرے چندہ تحریک جدید میں جو کہ مطالبہ ۱۹۳۵ء میں ایک صد روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ قبول کیا جائے۔

جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی نے تحریک جدید کے متعلق ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کا پہلا خطبہ پہنچتے ہی مانگ کا وعدہ لکھ بھیجا۔ اور اس کے بعد مزید تشریح پر ۲۷۵ روپیہ کی فہرست ارسال کی لیکن پھر تیسری فہرست اپنی پہلی دونوں فہرستوں کو منسوخ کر کے ۱۱۵۵ روپیہ کی حضور کی خدمت میں پیش کی اس سے جماعت احمدیہ چھاؤنی لاہور کا اخلاص ظاہر ہے جن احباب کے ذمہ چندہ تحریک جدید کا کچھ بقایا ہے۔ وہ براہ مہربانی جلد سے جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں

خاکسار:- برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

جماعت کلکتہ

نام	رقم
میاں محمد صدیق صاحب و میاں محمد یوسف صاحب	-/۲۴۰
میاں محمد اسحٰق صاحب	-/۳۰
میاں عطا الٰہی صاحب	-/۳۰
میاں مرتضیٰ حسین صاحب	-/۱۰
زبیدہ اہلیہ صاحبہ میاں محمد صدیق صاحب	-/۱۰۰
میاں محمد حسین صاحب	-/۳۰
مولوی عبد الحفیظ صاحب	-/۳۰
میاں دوست محمد صاحب	-/۳۰
میاں محمد صدیق صاحب	-/۳۰
میاں محمد عمر صاحب	-/۱۰
میاں محمد اسمٰعیل صاحب	-/۵ + -/۷ اضافہ
میاں عبد القیوم صاحب	-/۵ + -/۵ اضافہ
بابو محمد رفیق صاحب	-/۳۰
اہلیہ ″	-/۱۵
میاں مبارک دین صاحب	-/۳۰
پروفیسر عبد القادر صاحب ایم اے	-/۱۰۰
حکیم ابوطاہر محمود احمد صاحب	-/۳۰۰
میاں احسان الٰہی صاحب	-/۳۰
مولوی ایم ایم سالم اکبر صاحب	-/۶۰
میاں عبد اللطیف صاحب	-/۵
میاں اسد الدین صاحب	-/۵
اہلیہ ″ ″	-/۵
ڈاکٹر جلال الدین صاحب آف دہلی	-/۴۰

نام	رقم
مولوی سید انعام رسول صاحب	-/۳۰
چوہدری محمد نذیر خان صاحب	-/۳۰
سید محمود علی صاحب	-/۱۰
مولوی امید علی صاحب	-/۵
صوفی عبد الرحیم صاحب	-/۵
میاں نذیر احمد صاحب آف گھاگرا	-/۱۰
میاں جان محمد صاحب	-/۱۰
دوست محمد صاحب آف جہانی پور	-/۵

جماعت لاہور چھاؤنی

نام	رقم
میاں محمد امیر صاحب	-/۱۵۰
حاجی اللہ بخش صاحب	-/۱۵۰
صوفی علی محمد صاحب	-/۱۶۰
چوہدری عبد اللہ خان صاحب	-/۱۰
چوہدری مشتاق احمد صاحب	-/۱۰
میاں محمد اسحاق صاحب معہ اہلیہ مرحومہ	-/۶۰
چوہدری منیر خان صاحب	-/۱۰
میاں عبد الخالق صاحب	-/۳۰
بابو محمد حسین صاحب	-/۱۰۰
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب	-/۳۰
مستری محمد حسین صاحب	-/۱۰
میاں اللہ دتا صاحب	-/۱۰
بابو بشیر الحق صاحب	-/۳۰
ملک محمد اشرف صاحب	-/۵
اہلیہ صوفی علی محمد صاحب	-/۳۰

محلہ دار الفضل

نام	رقم
ملک محمد الطاف خانصاحب مرحوم	-/۳۰
سردار کرم داد خان صاحب	-/۳۰
میاں نواب دین صاحب	-/۵
میاں محمد جلال صاحب	-/۱۰
ڈاکٹر منظور احمد صاحب	-/۱۰
میاں بدر الدین صاحب	-/۵
ڈاکٹر عبد الکریم صاحب	-/۵
ڈاکٹر عبد الرؤف صاحب	-/۱۰
چوہدری حاکم الدین صاحب	-/۳۰
″ کریم الدین صاحب	-/۱۰
قاضی نور محمد صاحب	-/۵
مولوی فخر الدین صاحب	-/۲۰
میاں بھاگ صاحب	-/۱۰
چوہدری اللہ بخش صاحب	-/۳۰
چوہدری عبد الستار خان صاحب	-/۵
چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب	-/۱۵
بابو سراج دین صاحب	-/۲۷۰
حافظ نبی بخش صاحب	-/۱۰
میاں رحمت اللہ صاحب	-/۵
میاں علی گوہر صاحب	-/۵
میاں امیر الدین صاحب	-/۵
مستری مہر الدین صاحب	-/۳۰
شیخ عبد القادر صاحب	-/۵۵
مستری محمد رمضان صاحب	-/۵
مستری محمد ابراہیم صاحب	-/۵

مختلف اصحاب

نام	رقم
چوہدری فضل احمد صاحب لفٹیننٹ صدر شاہ پور	-/۱۰
میاں محمد شفیع صاحب مودھا	-/۳۰
میاں محمد یوسف صاحب مودھا	-/۳۰
مولوی عبد الغفور صاحب	-/۱۰
ماسٹر غلام رسول صاحب گورائی	-/۵
سید محمد اسمٰعیل صاحب قادیان	-/۳۰

بجٹ فارم ۳۶-۱۹۳۵ء مکمل کر کے جلد ارسال کئے جائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے حلقہ کشمیر۔ دہلی۔ انبالہ۔ شملہ وغیرہ اور ضلع جالندھر ہوشیارپور و ریاست ہائے پنجاب کی جماعتوں کی طرف سے بجٹ فارم ۳۶-۱۹۳۵ء آ رہے ہیں۔ بحیثیت مجموعی آمد و بجٹ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بجٹ کی تیاری میں مندرجہ ذیل امور مزید توجہ کے قابل ہیں۔

(۱) بعض احباب کی سالانہ آمد ۲/۱۲ ۔ ۶/۱۱ ۔ ۲/۱۲ دکھائی گئی ہے۔ اس پر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ آمد جب کہ ایک کس کے لئے بھی کافی نہیں تو ایک عیالدار کے لئے کس طرح کفالت کر سکتی ہے۔ پس جماعتوں کو اتنی کم آمد دکھاتے ہوئے وجہ لکھ دینی چاہیئے تا مزید خط و کتابت کی ضرورت نہ رہے۔

(۲) بالعموم ہر جماعت کے ذمہ کچھ نہ کچھ بقایا ضرور ہے۔ لیکن بعض احباب نے بقایا کو نظر انداز کر دیا ہے اس وجہ سے بھی خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔

(۳) قریباً ہر جماعت میں نومبائع احباب ہیں۔ لیکن بعض جماعتیں فارم میں نام کے ساتھ لفظ "نومبائع" لکھ کر تصریح نہیں کرتیں۔ جس سے شبہ رہتا ہے۔ کہ شاید نومبائع نظر انداز ہو گئے ہیں اس لئے پھر خط و کتابت کرنا پڑتی ہے۔ پس اگر کسی جماعت میں کوئی دوست نومبائع نہ ہوں تو احباب یہ نوٹ کر دیا کریں۔ کہ ہماری جماعت میں کوئی نومبائع نہیں۔

یہ اعلان اس لئے کیا جا رہا ہے کہ وقت بہت کم ہے۔ کارکن احباب پہلے اپنے بجٹ مکمل کر کے بھیجیں۔ تا مزید خط و کتابت نہ کرنی پڑے۔ جن جماعتوں کی طرف سے اب تک بجٹ موصول نہیں ہوئے۔ وہ براہ مہربانی جلد سے جلد اپنے بجٹ مکمل کر کے ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار:- جائنٹ ناظر بیت المال

جامعہ اسلامیہ بلرام پور

مولوی احمد زمان خان امام المہاترین کی طرف سے النجم لکھنؤ کی بعض تحریروں کا جواب دو مرتبہ بغرض اشاعت آیا ہے۔ جہاں تک ہمارا علم ہے۔ مولوی صاحب موصوف قیود فرقہ بندی سے الگ ہو کر پست اقوام اور مسلمانوں کی قومی خدمت کرتے ہیں۔ اور جامعہ اسلامیہ فرقہ بندی سے علیحدہ رہتی ہے۔ بلرام پور کے معززین نے اس امر کی تحریری شہادت دی ہے۔ النجم کے اعتراضات تعصب پر مبنی اور حقیقت سے دور ہیں۔ اس قسم کے کام کرنے والے اصحاب کی مسلمانوں کو حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ زیادہ سرگرمی کے ساتھ اچھوت اقوام کی اصلاح کر کے انہیں اسلام کے قریب لا سکیں۔

پنجاب کے آبرو باختہ احرار کا حملہ روزنامہ "حقیقت" پر

معزز معاصر حقیقت لکھنؤ نے احرار کی فتنہ انگیزیوں کے متعلق حسب ذیل مقالہ شائع کیا ہے۔

جب سے پنجاب کے احراری "امیر شریعت" سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے مسجد شہید گنج کے حادثہ عظیم پر اپنے سکھ دوستوں کی سازباز سے خاک ڈالنے کے لئے اسلامی اخبارات کے بائیکاٹ کی مہم شروع کی ہے، اس وقت سے ان بزرگوار کی "حقیقت" کے حال پر خاص نظر عنایت ہو رہی ہے۔ لکھنؤ میں یہ حضرت "حقیقت" کے خلاف کئی تقریریں کر چکے ہیں اور صوبہ متحدہ کے اس سربر آوردہ اسلامی اخبار کو مٹانے کے درپے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ "حقیقت" کے خلاف اس کی گذشتہ اٹھارہ سال کی زندگی میں اس کے دشمنوں نے اسے مٹانے کی بہت کوششیں کیں مگر ہر کوشش کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسلام اور مسلمانوں کا یہ دیرینہ خادم لسان القوم حضرت صفی کے اس شعر کا مصداق ہوا۔ ؎

اسلام کی رگ رگ میں فطرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی وہ ابھرے گا جتنا وہ دبا دیں گے

انشاء اللہ پنجاب کے آبرو باختہ احراریوں کے حملوں کو بھی "حقیقت" نہ صرف برداشت کرے گا۔ بلکہ وہ یہ دیکھنے کے لئے زندہ رہے گا کہ مسجد لاہور کے شہداء کو "کتے کی موت مرے" کہنے والے خود آخر کار ذلیل و رسوا ہو کر ہمیشہ کے لئے قعر گمنامی میں روپوش ہو جائیں گے

ہمیں نہ قادیانیوں (احمدیوں) کی امداد کی ضرورت ہے اور نہ اپنے ان دوستوں اور مخلصین کی مدد درکار ہے جو ہر آڑے وقت میں "حقیقت" کے معاون اور مددگار رہے ہیں۔ اور آج بھی اس عطاء اللہ شاہی حملہ کی خبر سن کر انہوں نے ہمیں اپنی محبت و ہمدردی سے لکھا ہے کہ وہ ہر طرح "حقیقت" کی مدد کرنے کو تیار ہیں۔ اور جس وقت جس قسم کی امداد کی بھی ضرورت ہو۔ وہ بخوشی اسے انجام دیں گے۔ لیکن اس موقع پر ہم ان سے بھی مدد نہیں لیں گے کیونکہ "حقیقت" بحمد اللہ حق و صداقت کا علمبردار ہے۔ اور اس کے کارکنان جس طرح اٹھارہ سال سے انتہائی ایثار اور قربانی کے ساتھ ملک و ملت کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح آئندہ بھی خدائے قادر و توانا کے بھروسہ پر "حقیقت" کو زندہ رکھ کر اس کے ذریعہ ملک و ملت کی خدمت انجام دیتے رہیں گے۔ پچھلے ۱۸ سال میں اس قسم کی بہت سی آندھیاں آئیں اور گذر گئیں اور یہ احراری باد صرصر بھی جو پنجاب سے ہوتی ہوئی یہاں آئی ہے۔ انشاء اللہ چند جھونکوں کے بعد ختم ہو جائے گی۔ اور "حقیقت" کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

"حقیقت" اور کارکنان "حقیقت" کے نزدیک اس وقت امداد کے سب سے زیادہ مستحق مسجد شہید گنج کے ان شہداء کی بیوائیں اور یتیم ہیں۔ جنہوں نے خانہ خدا کی حفاظت اور حرمت کے لئے اپنی جانیں دے دیں اور جن کی اس شاندار قربانی نے اسلام اور مسلمانوں کی عزت رکھ لی۔ پنجاب کے نام نہاد احراری اگر مسجد شہید گنج کے معاملہ میں اپنی شکست و ہزیمت اور اپنی اسلام کش پالیسی کی وجہ سے اپنی عالمگیر بدنامی اور رسوائی کا انتقام اسلامی اخباروں سے لینا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے انہوں نے "حقیقت" اور حق کو پتلی گردنوں کا سمجھ کر ان کا گلا گھونٹنے کا ارادہ کیا ہے۔ تاکہ وہ اپنے سکھ دوستوں کو خوش کر سکیں تو ہمیں اس سے ذرا بھی کوئی تشویش و پریشانی نہیں ہے اور نہ ہمیں کسی جماعت کی امداد کی ضرورت ہے ؎

ناخدا در کشتی ما گر نباشد گو مباش
ما خدا داریم ما را ناخدا درکار نیست

ہمارے لئے اس سے زیادہ تکلیف دہ اور کوئی بات نہیں ہے کہ ہم کو احرار کی مخالفت پر مجبور کیا جائے۔ یہ وہ جماعت ہے۔ جس کی سیاسی پالیسی سے ہم اتنا ہی قریب ہیں۔ جتنا کہ ہم قادیان کی سیاسی حکمت عملی سے دور ہیں۔ "حقیقت" ایک مسلم اخبار ہے۔ اور اگرچہ وہ کسی جماعت کا آرگن نہیں ہے۔ لیکن اس کی پالیسی بڑی حد تک نیشنلسٹ ہے اور احرار بھی اپنے آپ کو نیشنلسٹ کہتے ہیں اس لحاظ سے "حقیقت" دراصل احرار کی سیاسی پالیسی کا حامی رہا ہے۔ لیکن جب احراریوں نے ملت اسلامیہ میں انتشار پیدا کرنے کی پالیسی اختیار کی۔ اور تمام دیگر اہم مسائل قومی کو چھوڑ کر صرف قادیان ہی کی طرف رخ کر دیا۔ تو ہم نے اتحاد اسلامی کی خاطر اس پالیسی کی مخالفت کی۔ ہمیں احمدیوں کے مذہبی عقائد سے قطعی اختلاف ہے لیکن ہم کسی جماعت، کسی گروہ یا کسی جزو واحد کو بھی جو اپنے کو مسلمان کہتا ہو۔ اسلام سے خارج کرنے کو تیار نہیں اور نہ درحقیقت یہ ممکن ہی ہے۔ باوجود اس اختلاف رائے کے ہم نے اپنے محترم مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی اور دیگر بزرگوں کے مشورہ سے یہ عہد کر لیا تھا۔ (اور اب بھی ہم اپنے اس عہد پر قائم ہیں) کہ احراریوں اور قادیانیوں کے جھگڑوں میں نہیں پڑیں گے۔ یہ دونوں آپس میں بھگت لیں۔ البتہ جب مسجد شہید گنج کے معاملہ میں احراریوں نے اسلام اور مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ دیا اور وہ سکھوں سے مرعوب ہو کر ان سے مل گئے۔ تو ہم کو پنجاب کے احراری لیڈروں کی یہ حرکت بے انتہا ناگوار ہوئی اور ہم نے اپنا یہ اسلامی اور قومی فرض سمجھا کہ ہم ان سے صاف کہہ دیں۔ کہ اس نازک موقعہ پر یا تو اسلام اور مسلمانوں کا ساتھ دو اور مسجد شہید گنج کے معاملہ میں مسلمانوں کے دوش بدوش ہو کر اسلام کی عزت رکھ لو ورنہ راستہ سے ہٹ جاؤ۔ مگر احراری لیڈر بدستور اپنی اس پالیسی پر قائم ہیں۔ کہ شہید گنج کی مسجد کے معاملہ میں مسلمانوں نے جو کچھ کیا۔ وہ غلطی کی اور وہ اس معاملہ میں مسلمانوں کا ساتھ ہرگز نہیں دیں گے بلکہ اپنے طرز عمل سے سکھوں ہی کو تقویت پہونچائیں گے۔

ہمارے لئے اب دو ہی طریقے ہیں۔ یا تو ہم احراریوں سے مرعوب ہو کر شہید گنج کی مسجد کو بھول جائیں۔ جس پر فدا ہو جانے والے شہداء کی روحیں اعلیٰ علیین سے اسلام کی عزت و حرمت رکھنے کے لئے فریاد کر رہی ہیں۔ اور یا پھر احراریوں کی مخالفت و مخاصمت کے باوجود ہم مسجد شہید گنج کی واپسی کے لئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں اور ہر حریف کا پوری قوت سے مقابلہ کریں۔ ہم نے اپنے لئے آخری صورت طے کر لی ہے۔ اور اگر اس جدوجہد میں "حقیقت" خدانخواستہ فنا بھی ہو جائے تو ہمیں افسوس نہیں ہوتا۔ یہ تو ایک معمولی چیز ہے ہم اسلام اور مسلمانوں کی عزت و حرمت کی خاطر اس سے بھی بڑی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ "امیر شریعت" سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر احراری مطمئن رہیں۔ کہ ان کی دھمکیاں اور بائیکاٹ سے مسجد شہید گنج پر فدا ہونے والے شہداء کو ہم ہرگز ہرگز فراموش نہیں کریں گے اور نہ ان کی تلخ کلامیوں اور فحش گفتاریوں کا ہم پر کوئی اثر ہوگا۔ ہم حق و صداقت کی تائید میں ہر تکلیف و مصیبت کو عین آرام و راحت سمجھیں گے۔ اور یہی "حقیقت" کا نصب العین ہے۔ جس پر وہ انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گا۔!!

گوجرہ کے احمدیوں پر مقدمہ

۱۳ ستمبر۔ شیخ عبد الواحد صاحب ماسٹر محمد دین صاحب۔ اور چوہدری عبد اللہ صاحب کی طرف سے ۸ گواہان صفائی پیش ہوئے۔ جن میں دو ہندو۔ ایک سکھ اور ایک سابقہ احراری بھی موقعہ کا گواہ تھا۔ باقی گواہان صفائی کے لئے ۲۸ ستمبر تاریخ مقرر ہوئی۔ ملزمین کی طرف سے شیخ عبد الرزاق صاحب بیرسٹر مقدمہ کی پیروی کر رہے ہیں۔
(نامہ نگار)

وصیت

نمبر ۱۴۰۴ :۔ منکہ محمد حکیم ولد حکیم شرف الدین صاحب قوم سند صو پیشہ طبابت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن دھنی دیو چک ۳۳۲ ڈاکخانہ خاص تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس آج مورخہ ۵ ۷/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری سالانہ آمدنی ۴۰/- ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی: العبد:۔ محمد حکیم ولد حکیم شرف الدین چک ۳۳۲ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور ۵ ۷/۳۵

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن احمدی انسپکٹر تبلیغ چک ۳۳۲ ج ب لائل پور ۵ ۷/۳۵:

گواہ شد:۔ عبدالغفور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ۵ ۷/۳۵:

رعایتی اعلان

احرار اور دیگر مخالفین سلسلہ

کی مخالفت کے باعث چونکہ غیر احمدیوں کے سمجھدار طبقہ میں احمدیت کے متعلق تحقیق کرنے کی خواہش بڑھ رہی ہے۔ لہذا یوم التبلیغ کے موقعہ پر بجائے ادھر ادھر کے ٹریکٹ تقسیم کرنے کے اگر احباب جماعت خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف تصانیف ملک کے سنجیدہ سمجھدار۔ اور سلیم الطبع غیر احمدیوں تک پہنچائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے نہایت ہی بابرکت اور شاندار نتائج نکلیں گے۔

چونکہ دوستوں نے اس موقعہ پر کتابیں مفت تقسیم کرنا ہیں۔ اس لئے مندرجہ ذیل کتب میں سے بعض کی قیمتیں کم کردی ہیں۔ بلکہ اس پر مزید رعایت یہ کی جائے گی۔ کہ جو دوست یوم التبلیغ کے لئے کتابیں منگوائیں گے۔ انہیں کم کردہ قیمتوں پر بھی ۲ ر فی روپیہ اور رعایت کردی جائے گی۔

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں کتابیں منگوائیں۔ اور ملک کے مختلف حصوں میں خدا کے مسیح کا زندگی بخش کلام پھیلادیں۔

نام کتب	اصل قیمت	رعایتی	نام کتب	اصل قیمت	رعایتی
خطبہ الہامیہ	عہ	عہ	اربعین	۱۲ ر	۱۲ ر
ازالہ اوہام	عہ	عہ	دافع البلاء	۰۲ ر	۲ ر
آئینہ کمالات اسلام	ہے	؎	تذکرۃ الشہادتین	۱۲ ر	۹ ر
برکات الدعاء	۳ ر	۳ ر	چشمۂ معرفت	؎	؎
شہادت القرآن	۱۰ ر	۱۰ ر	حقیقۃ الوحی	ہے	ہے
منن الرحمن	۱۲ ر	۷ ر	نشان آسمانی	۰۳ ر	۳ ر
نور القرآن ہر دو حصہ	۹ ر	۸ ر	مسیح ہندوستان	۶ ر	۶ ر
انجام آتھم	؎	عہ	فریاد درد	۸ ر	۶ ر
تحفہ گولڑویہ	عہ	عہ	ضرورت الامام	۰۴ ر	۴ ر
کتاب البریہ	عہ	عہ	نزول المسیح	۱۲ ر	۱۲ ر
تحفہ قیصریہ	۴ ر	۳ ر	تحفہ ندوہ	۰ ر	۰ ر
راز حقیقت	۰۲ ر	۲ ر	اعجاز احمدی	۶ ر	۶ ر
ستارہ قیصرہ	۱۰ ر	۱۰ ر	لیکچر سیالکوٹ	۰۴ ر	۰۴ ر
تحفہ غزنویہ	۰۴ ر	۰۴ ر	تقریر گیا	۳ ر	۳ ر
			تقریر جلسہ دعا	۳ ر	۳ ر
			درثمین فارسی	۱۲ ر	۶ ر

ملنے کا پتہ

ملک فضل حسین مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

یوم التبلیغ کے لئے

تبلیغ کا نہایت عمدہ آسان اور ارزاں ذریعہ

فی سیکڑہ ۵ر

مندرجہ ذیل ٹریکٹ ہزاروں کی تعداد میں منگا کر تقسیم کریں قیمت فی سیکڑہ ۵ر

فتح اسلام	وفات مسیحؑ	مسیح ناصری	مدعی مسیحیت
مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	پر دلائل قرآن وحدیث سے	دوبارہ نہیں آسکتے	ماموریت کی شناخت
اس زمانہ کا مسیح موعودؑ کون ہے؟	حضرت خاتم النبیینؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی	کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے	انبیاء علیہم السلام پر اعتراضات کا حل

مخالفین کی غلط بیانیوں کے ازالہ کے لئے

عقائد احمدیہ

نہایت ہی بہترین رسالہ ہے۔ جس میں احمدی جماعت کے عقائد در بارہ توحید۔ رسالت و اہل بیت کرام۔ صحابہ کرام اولیاء کرام وغیرہ علماء و بزرگان اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پیش کرکے قیامت تک کے لئے معترضین کا منہ بند کردیا ہے پہلے اس کی قیمت ۶ر اب ارزاں تبلیغ کے مقصد کو مدنظر رکھ کر اس رسالہ کی قیمت صرف ۲ر اور فی سیکڑہ آٹھ روپے کردی ہے آجکل خصوصیت سے اس رسالہ کی جس قدر اشاعت کی جائے تھوڑی ہے

مندرجہ ذیل

تبلیغی رسائل و ٹریکٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے کلمات طیبات ہیں جو اپنے اپنے رنگ میں لکھا ہوتی ہیں اور کلمۂ حق پہنچانے کے لئے بہترین اور قیمتی خزانہ ہیں

زندہ نبی اصل قیمت عہ ر رعایتی ۸ر فی صد

کلمہ طیبہ پر تقریر اصل سوہر رعایتی ۱۲ عدد فی روپیہ

زندہ نبی اور زندہ مذہب اصل ۵ر رعایتی ۱۲ عدد ر

اسلامی اصول کی فلاسفی ۲ر فی روپیہ ۱۰ عدد

درثمین اردو مکمل جیبی سائز قیمت ار سیکڑہ ...

تفسیر سورہ والعصر عاجی فی سیکڑہ دو روپیہ

اسلام اور دیگر علوم جدیدہ اصل ار رعایتی ۲۰ عدد

ہنگامی اور مختلف مذاق والوں کو تبلیغ

کے لئے مندرجہ ذیل رسائل و ٹریکٹ بیحد مفید ثابت ہوتے ہیں

تائید حق نہایت موثر اور دلچسپ ۵ر فی صد ...

چیلنج در بارہ امام الزمان فی سیکڑہ چھ روپے

اشتہار آخری فیصلہ مولوی ثناء اللہ فی صد ۸ر

اہل اسلام کس طرح ترقی کرسکتے ہیں فی صد چھ روپے

احسانات مسیح موعود فی سیکڑہ دو روپے

احمدیہ جوبلی بلڈ ٹاف اصل ار ۱۲ عدد فی روپیہ

قرآن کریم کے تمام الفاظ کی مکمل فہرست معہ حوالجات

مفتاح القرآن

کے نام سے چھپ کر تیار ہوگئی ہے۔ جس میں قرآن کریم کے ہر لفظ کا حوالہ رکوع۔ نمبر آیت سورۃ اور پارہ درج کردیا گیا ہے۔ اس میں خاص خصوصیت یہ بھی رکھی گئی ہے کہ ہر لفظ کے سیاق و سباق کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ آیتوں کے ٹکڑے بھی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ الفاظ کے تلاش کرنے میں ذرا بھی دقت نہ رہے نمونہ صفحہ پہلے پرچہ میں دیا جاچکا ہے صفحات ۸۵۰ کے قریب ہیں۔ قیمت مجلد ...؎ غیر مجلد ...؎ احباب جلد سے جلد اس نعمت کو حاصل کریں۔

بالکل نیا تحفہ

مجموعہ فتاویٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام فتوے ایک ایک کرکے تمام اخبارات و رسائل وغیرہ سے از سرنو جمع کرکے مع حوالجات اصل مرتب کئے گئے ہیں۔ نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ صدقہ جنازہ دیباہ شادی اہم درواج سود شراب۔ رشوت وغیرہ غرضیکہ دینی دنیاوی تمدنی و معاشرتی تمام اہم امور کے متعلق جسقدر بھی حضرت صاحب نے جہاں کہیں فتوی فرمایا ہے اس میں سے لیا گیا ہے۔ حضرت صاحب کے طرز بیان سے ہی ایک ایسا عام اصول کرذہن نشین ہو جاتا ہے کہ جس کی رو سے تمام چھوٹے چھوٹے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ ایسی ضروری کتاب کا ہر احمدی کے گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت عہ مجلد ؎

ذکر الٰہی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا مہتم بالشان مضمون۔

قیمت صرف ۲ر

نئی تبلیغی کتب

سیرت مسیح موعودؑ

مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ تبلیغی رنگ میں بہترین تحفہ ہے۔ فی سیکڑہ قسم اول آٹھ روپے قسم دوم فی سیکڑہ چھ روپے

حضرت مسیح موعودؑ کے تمام

انعامی چیلنج

جو حضور نے مختلف موقعوں پر ہندوؤں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں وغیرہ کو دیئے وہ سب کے سب ایک جگہ جمع کئے گئے ہیں قیمت ار ایک روپیہ کے ۲۵ عدد

دوازدہ تبلیغی خبریں ... جس میں بارہ دلائل ... اور ۱۲ دلائل صداقت ... فی سیکڑہ ... صرف ایک روپیہ

ملنے کا پتہ **کتاب گھر قادیان**

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

جنیوا ۱۸ ستمبر۔ وولخ کی کمیٹی کی سفارشات کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ اٹلی انہیں موجودہ صورت میں اپنے لئے قابلِ قبول نہیں سمجھتا۔

تھیاگلی ۱۸ ستمبر۔ سرحد پار کی صورتِ حالات کے متعلق سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ قبائل سے آویزش کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔

دہلی ۱۸ ستمبر۔ دریائے جمنا میں سخت طغیانی آجانے کی وجہ سے بہت سے نواحی مکان گر گئے ہیں۔ لیکن نقصانِ جان کوئی نہیں ہوا۔

روما ۱۸ ستمبر۔ آج کابینہ اٹلی کا اجلاس زیرِ صدارت سانئور مسولینی پانچ طاقتوں کی سفارشات پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ اس سلسلہ میں سرکاری اعلان مرتب کیا جارہا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ قطعی فیصلہ کرنے سے پرہیز کیا گیا ہے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) دریائے نیل میں طغیانی کا خطرہ محسوس کیا جارہا ہے۔ حکومت ایک کروڑ چالیس لاکھ پونڈ صرف کر کے طغیانی کا ہمیشہ کے لئے سدباب کرنے پر غور کر رہی ہے۔

استنبول ۱۸ ستمبر۔ ترکی کے طول و عرض میں دردانیال کے استحکامات کی حمایت میں مظاہرے کئے جارہے ہیں۔ اور اس بات کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ترکی کے باشندے دردانیال کے استحکامات کے راستہ میں کسی قوم کی مداخلت برداشت نہیں کر سکتے۔

شملہ ۱۸ ستمبر۔ اسمبلی میں آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے مسٹر اکھل چندر دت کے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ ہندوستان اور سیلون کے درمیان تجارتی معاہدہ کے لئے گفت و شنید ناریل اور ناریل سے تیار شدہ اشیاء پر شرح محصول کے تصفیہ کے بعد بہت جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائی جائے گی۔

بمبئی ۱۸ ستمبر۔ آج سی۔ آئی۔ ڈی پولیس نے بیک وقت بیس مکانات پر چھاپے مارے۔ تلاشی کے دوران میں پولیس نے اس قدر کمیونسٹ لٹریچر برآمد کیا۔ کہ اس سے ایک چھکڑا بھر گیا۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

شملہ ۱۸ ستمبر۔ آج اسمبلی میں ایک ریزولیوشن پیش ہوا۔ جس کا یہ منشاء تھا۔ کہ جو عورتیں کونسل آف سٹیٹ کے انتخابات میں ووٹ دینے کی قابلیت رکھتی ہوں۔ انہیں حق رائے دہندگی ملنا چاہئے۔ اسمبلی نے یہ ریزولیوشن پاس کر دیا۔

بمبئی ۱۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ گورنمنٹ بمبئی اس سال تین بجٹ تیار کرے گی۔ ایک صوبہ بمبئی کے لئے ایک علیحدگی سندھ کے لئے۔ اور تیسرا دونوں کے لئے مشترکہ۔

جنیوا ۱۸ ستمبر۔ پانچ ارکان پر مشتمل کمیٹی نے جو تنازعہ ابے سینیا کے تصفیہ کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کمیٹی نے اس امر پر بھی غور کیا ہے۔ کہ اگر اٹلی لیگ کی تجاویز ماننے سے انکار کر دے۔ تو اس کے خلاف کیا کارروائی کی جائے۔ فی الحال اٹلی کا اقتصادی بائیکاٹ کرنے کی ہی تجویز ہے۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم عدیس آبابا لکھتا ہے۔ کہ اٹلی نے اگر ابے سینیا پر حملہ کیا۔ تو اسے پسپا ہونا پڑے گا۔ کیونکہ ابے سینیا نے مدافعت کی زبردست تیاریاں کر رکھی ہیں۔

شملہ ۱۸ ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں صدر نے گورنر جنرل کا پیغام سنایا۔ کہ چونکہ اسمبلی نے کریمنل لاء امینڈمنٹ بل کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دی اس لئے ہز ایکسی لینسی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اپنے خاص اختیارات سے کام لے کر اسے کونسل آف سٹیٹ کے پاس بھیجیں۔ اور سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ بل کو اسی صورت میں پاس کرے۔ جس صورت میں کہ اس کے پاس بھیجا گیا ہے۔ بل پر سوموار کو بحث ہوگی۔

فیروزپور ۱۷ ستمبر۔ گزشتہ شب اسمبلی کے نیشلسٹ امیدوار لالہ رام پرشاد نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کانگریس نے مسلمانوں کی ناز برداری کر کے قومیت کو پامال کر دیا ہے۔ اور فرقہ وارانہ فیصلہ کی ابھی تک اہمیت کم نہیں ہوئی۔ شہید گنج ایجی ٹیشن آنے والے واقعات کی دھندلی سی تصویر ہے۔

برلن ۱۷ ستمبر۔ ہٹلر کے نئے فرمان کے نتیجہ میں کہ کوئی یہودی آرین نسل لڑکیوں کو ملازم نہ رکھے۔ ساٹھ ہزار غیر یہودی لڑکیوں کو آئندہ جنوری تک کئی ملازمتیں تلاش کرنی پڑیں گی۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ برطانیہ کی تجارت کے متعلق اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ سال رواں کے ابتدائی آٹھ ماہ میں سال گذشتہ کے مقابلہ میں برطانیہ کی برآمد میں ۲۷۷۲۴۰۰۰ پونڈ کی مالیت کا اضافہ ہوا۔

ایبٹ آباد ۱۸ ستمبر۔ آنریبل سر میاں فضل حسین صاحب کی صحت بہت حد تک بہتر ہو گئی ہے۔ امید ہے۔ آپ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں لاہور تشریف لے آئیں گے۔

شیلانگ ۱۸ ستمبر۔ آج آسام لیجسلیٹو کونسل نے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری ۱۹۳۵ء منظور کر لیا۔ بل کو پیش کرتے ہوئے رائے بہادر آر سی دتا نے کہا۔ آسام میں تحریک دہشت انگیزی زوروں پر ہے۔ جابجا نوجوان لڑکیاں اور لڑکے انقلابی لٹریچر تقسیم کرتے پھرتے ہیں۔

سہارنپور ۱۷ ستمبر۔ کل چند مسلح سکھوں نے دو مسلمانوں پر کرپانوں سے حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ جس سے مسلمانانِ شہر میں سخت ہیجان پھیل گیا۔ اسی سلسلہ میں چار سکھوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

شملہ ۱۸ ستمبر۔ کنور جگدیش پرشاد ایجوکیشن ممبر گورنمنٹ ہند ۲۰ ستمبر سے یورپ جارہے ہیں۔ ان کی غیر حاضری میں سر باجپائی اس عہدے کے فرائض سرانجام دیں گے۔

حیدرآباد ۱۸ ستمبر۔ حیدرآباد دکن میں آبپاشی کی ایک سکیم پر سترہ لاکھ روپیہ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ یہ سکیم حکومتِ نظام کے سامنے منظوری کے لئے پیش کی گئی ہے۔

جنیوا ۱۸ ستمبر۔ لیگ آف نیشنز کی بجٹ کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی نمائندہ نے کہا۔ کہ لیگ میں ہندوستانی ملازموں کی بہت کمی ہے۔ لیگ کو چاہئے۔ کہ زیادہ ہندوستانیوں کو ملازم رکھے۔

بمبئی ۱۸ ستمبر۔ بمبئی کی کانگریس سوشلسٹ پارٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک کانفرنس منعقد کر کے اس میں نئے دستور اساسی کو مسترد کرنے کے لئے سکیم تیار کی جائے۔

شملہ ۱۸ ستمبر۔ آج اسمبلی میں سر این این سرکار لاء ممبر نے کہا۔ صوبوں میں اصلاحات جاری کرنے میں اب کسی قسم کی تاخیر نہیں کی جائے گی۔ لیکن اس کے متعلق کوئی خاص تاریخ مقرر نہیں کی جاسکتی۔

شملہ ۱۸ ستمبر۔ اسمبلی میں مسٹر اینگر کی طرف سے مختصر نوٹس پر سوال کے جواب میں آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے کہا۔ ٹیرف بورڈ کے صدر سر الیگزینڈر ہندوستان اور برطانیہ کے کاروباری حالات کا تجربہ رکھتے ہیں۔ اور منصفانہ اور آزادانہ فیصلہ کے لئے مشہور ہیں۔ جواب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ مسٹر فضل رحمت اللہ اسمبلی کے ممبر ہیں۔ اور اس سے پیشتر ٹیکسٹائل ٹیرف بورڈ کے ممبر رہ چکے ہیں۔ جہاں تک کھڈیوں کی صنعت کا تعلق ہے۔ گورنمنٹ اس صنعت کی امداد کے لئے اکتوبر ۱۹۳۹ء تک پانچ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرتی رہے گی۔

الہ آباد ۱۸ ستمبر۔ آج مسٹر ار این چٹرجی ۸۸ گھنٹے بارہ منٹ مسلسل تیرنے کے بعد تالاب سے باہر نکلا۔ اس نے دنیا بھر میں تیراکی کا ریکارڈ مات کر دیا ہے۔

امرتسر۔ گندم حاضر ۲ روپے ۶ آنے۔ نخود حاضر دو روپے ایک آنہ ۹ پائی کھانڈ دیسی ۹ روپے ۸ آنے سے ۱۰ روپے ۱۰ آنے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے چاندی دیسی ۷۵ روپے ۱۲ آنے ہے۔

پیرس ۱۸ ستمبر۔ فرانس کے ایک اخبار کا نامہ نگار مقیم جنیوا رقمطراز ہے۔ کہ اطالیہ کو کچھ دیکر مطمئن کرنے کی تجویز موسیو لوال کے زیرِ غور ہے اس کا منشاء ہے۔ کہ برطانوی اور فرانسیسی سمالی لینڈ کا کچھ حصہ حبشہ کو دیا جائے۔ اور اس کے عوض حبشہ اگادن۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر: غلام نبی